

پاکستانی گھروں میں جاکر قصر پڑھیں یا پوری ؟
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر ہمارا گھر یو کے میں ہو اور پاکستان میں بھی گھر ہو تو کیا ہم جب پاکستان جائیں اور 15 دن سے کم رہنے کا ارادہ ہو تو قصر کریں گے یا پوری نماز پڑھیں گے ؟
سائلہ: نسرت (انگلینڈ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي النُّورَ وَالصَّوَابَ

اگر انگلستان میں اپنی جگہ کو وطن اصلی بنا لیا ہے جیسا کہ یہاں رہنے والے اکثر مسلمانوں کا یہاں یہی حال ہے اور پاکستان میں موجود اس کے گھر میں اس کی بیوی یا بچے رہتے ہیں تو وہ پاکستانی گھر بھی اس کا وطن اصلی ہے اور وہاں جانے کے بعد قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا اور اگر وہاں صرف گھر ہے لیکن اس کے بیوی بچے نہیں رہتے تو اب وہ جگہ اس کے لیے وطن اصلی ہے یا نہیں اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ اب وہ جگہ اس کے لیے وطن اصلی نہیں رہے گی کیونکہ اہل و عیال کا اعتبار ہے نہ کہ گھروں کا اور بعض نے کہا کہ وہ اب بھی اس کا وطن اصلی ہے مگر صحیح یہی ہے کہ جب وہاں بیوی بچے نہ رہتے ہوں تو وہ وطن اصلی نہیں وہاں اگر 15 دن سے کم رہنے کا ارادہ ہو تو قصر کرے گا۔

جیسا کہ درمختار نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ "(الْوَطَنُ الْأَصْلِيُّ) هُوَ مَوْطِنٌ وَلِدَاتِهِ أَوْ تَأَهُلِهِ أَوْ تَوْطِنُهُ (يَبْطُلُ بِمِثْلِهِ) إِذَا لَمْ يَبْقَ لَهُ بِالْأَوَّلِ أَهْلٌ"

اور ردالمحتار میں اسی قول کو مقدم کیا گیا ہے جو اس کی ترجیح پر دلالت کرتا ہے۔ "وَلَوْ كَانَ لَهُ أَهْلٌ بِبِلَدَتَيْنِ فَأَيَّتُهُمَا دَخَلَهَا صَارَ مُقِيمًا، فَإِنْ مَاتَتْ زَوْجَتُهُ فِي إِحْدَاهُمَا وَبَقِيَ لَهُ فِيهَا دُورٌ وَعَقَارٌ فَيَلَا يَبْقَى وَطَنًا لَهُ إِذْ الْمُعْتَبَرُ الْأَهْلُ دُونَ الدَّارِ كَمَا لَوْ تَأَهَّلَ بِبِلَدَةٍ وَاسْتَقَرَّتْ سَكَنًا لَهُ وَلَيْسَ لَهُ فِيهَا دَارٌ وَقِيلَ تَبْقَى"

(الدرالمختار مع ردالمحتار، "كتاب الصلاة، مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة،

ج ۲، ص ۷۳۹)

اور بہار شریعت میں ہے: ایک جگہ آدمی کا وطن اصلی ہے، اب اس نے دوسری جگہ وطن اصلی بنایا اگر پہلی جگہ بال بچے موجود ہوں تو دونوں اصلی ہیں ورنہ پہلا اصلی نہ رہا، خواہ ان دونوں جگہوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔

(بہار شریعت ج 1 ص 751)

وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Date: 29 - 11 - 2018

Do we pray Qasr or full salāh in our homes in Pakistan?

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

QUESTION:

What do the scholars of the Dīn and muftīs of the Sacred Law state regarding the following issue: If we have a home in the U.K. and a home in Pakistan also, then when we go to Pakistan and intend to stay less than fifteen days, are we meant to pray Qasr or full salāh?

Questioner: Nusrat from U.K.

ANSWER:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

If someone has made their home in the U.K. their watan aslī [permanent place of residence], just as is the case with the majority of Muslims who live here, and their wife & children reside in their home in Pakistan, then the home in Pakistan will also be regarded as a permanent place of residence for such person, and thus one will not do Qasr after having gone there; rather, one will pray salāh in full. However, if one just has a home there but the family of said person do not reside in Pakistan, then such place being a watan aslī or not for this person is differed among the scholars. Some say that this place will no longer remain a permanent place of residence for such person, because the matter to be considered is the family, not houses. However, some have said that it is still a permanent place of residence for this person, however the correct opinion is that if such a person's wife & children are not living there, then it will cease to be a watan aslī. If one intends to stay there for less than fifteen days, then one will perform Qasr.

Just as Durr Mukhtār has chosen this opinion,

"(الْوَطَنُ الْأَصْلِيُّ) هُوَ مَوْطِنٌ وَلَادَتِهِ أَوْ تَأَهُلُهُ أَوْ تُوْطِنُهُ (يَبْطُلُ بِمِثْلِهِ) إِذَا لَمْ يَبْقَ لَهُ بِالْأَوَّلِ أَهْلٌ"

Likewise, this opinion has been given precedence in Radd al-Muhtār which denotes upon it being the preferred opinion,

"وَلَوْ كَانَ لَهُ أَهْلٌ بِبَلَدَتَيْنِ فَأَيُّهُمَا دَخَلَهَا صَارَ مُقِيمًا، فَإِنْ مَاتَتْ زَوْجَتُهُ فِي إِحْدَاهُمَا وَبَقِيَ لَهُ فِيهَا دُورٌ وَعَقَارٌ قِيلَ لَا يَبْقَى وَطَنًا لَهُ إِذْ الْمُعْتَبَرُ الْأَهْلُ دُونَ الدَّارِ كَمَا لَوْ تَأَهَّلَ بِبَلَدَةٍ وَاسْتَقَرَّتْ سَكَنًا لَهُ وَلَيْسَ لَهُ فِيهَا دَارٌ وَقِيلَ تَبْقَى"

[al-Durr al-Mukhtār & Radd al-Muhtār, vol 2, pg 739]

In a similar manner, it is stated in Bahār-e-Sharī'at that if a person's watan aslī is at one place and he has now made another place his watan. In this case, if he has children and family still living at the first place, then both are regarded as 'aslī' (Permanent), otherwise the first will no longer be regarded as the aslī, be this whether

there is a length of travel [the legal distance required for a journey according to Islamic Law] between both places or not.

والله تعالى اعلم ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم
كتبه ابو الحسن محمد قاسم ضياء قادري

Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri

Translated by Haider Ali